© rasailojaraid.com

عہد ساز شخصیتیں

مولانا وصی اللہ مدنی، نیپال

محدث العصر علامہ البانی اور 'شاہ فیصل ایوارڈ'

"مؤسسة الملك فيصل الخيرية" مملکتِ سعودی عرب کی مؤقر تنظیم ہے جس کے زیر اہتمام ہر سال عالم اسلام اور بیرونی دنیا کے مفکرین اُدباء، اَطباء اور علماءِ دین کو ان کی دعوتی، تبلیغی، تصنیفی، سماجی اور رفاہی خدمات پر 'شاہ فیصل ایوارڈ' دیا جاتا ہے۔

سعودی عرب منطقہ عَسِیر کے امیر شاہ خالد فیصل کے حسبِ ارشاد شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ میں اس تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ۱۹۷۷ء میں اس تنظیم کے ذمہ داروں نے 'شاہ فیصل ایوارڈ' عالم اسلام کے نمایاں خدمات والے حضرات کو دیئے جانے کی قرارداد منظور کی اور "جائزة الملك فيصل العالمية" کا رئیس شاہ خالد فیصل کو مقرر کیا۔

شاہ فیصل ایوارڈ عالم اسلام میں اپنی نوعیت کا پہلا گرانقدر ایوارڈ ہے جو ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۹ء میں پہلی بار دیا گیا اور اس وقت سے اب تک اس ایوارڈ کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک ۱۵۷/افراد کو یہ ایوارڈ دیا جا چکا ہے۔ مختلف حوالوں سے نمایاں کارکردگی پیش کرنے والے حضرات کو اس ایوارڈ کے لئے منتخب ہونے پر تعریفی سند کے ساتھ ساتھ ساڑھے سات لاکھ سعودی ریال کا نقد انعام بھی دیا جاتا ہے۔

طالبانِ علومِ نبوت و علمبردارانِ کتاب و سنت کو یقیناً اس روح پرور خبر سے مسرت و شادمانی حاصل ہوگی کہ سالِ رواں (۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹ء) کا عالمی شاہ فیصل ایوارڈ برائے "تحقیقاتِ اسلامی و خدماتِ حدیث" ملک شام کے محدثِ نبیل، فقیہ بے مثیل، بقیۃ السلف، یگانہ روزگار علامہ زماں شیخ محمد ناصر الدین البانی حفظہ اللہ کو دیا گیا ہے اور اس سال نامزد ہونے والوں کو یہ انعام 'ریاض' میں تقسیم کیا گیا البتہ شیخ البانی حفظہ اللہ نے اپنا قائم مقام شیخ محمد بن ابراہیم شقرہ کو بنا کر بھیجا تھا۔

شیخ البانی حفظہ اللہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں کہ آپ کی زندگی کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے، علماء کے لئے اُسوہ ہے آپ اپنی دینی خدمات، بے نظیر تصنیفات، مقالات، تحقیقات، تالیفات و تخریجاتِ احادیثِ نبویہ کی وجہ سے عالم اسلام کے گوشے گوشے میں اہل علم کے درمیان خصوصیت سے معروف ہیں۔ آپ کو حدیثِ نبوی، رجال اور اسانید پر عبور حاصل ہے۔ جس انداز سے آپ نے دین اسلام کی بے لوث خدمت انجام دی ہے، وہ قابل شکر و امتنان اور لائق مبارکباد ہے۔ اس وقت علم حدیث میں آپ کا کوئی ہمسر اور ثانی نظر نہیں آتا ہے۔ محدث موصوف سینکڑوں کتابوں کے مصنف و محقق، حسن اخلاق کے پیکر، بزرگ عالم دین، شب زندہ دار انسان ہیں۔ حق گوئی، راست بازی اور بے باکی آپ کا امتیازی وصف ہے۔ حکومت و اشخاص کی خوشامد اور چاپلوسی سے آپ کو سخت نفرت اور چڑ ہے اور اسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وجہ سے آپ کو اپنے وطن مالوف اور بعض دوسری جگہوں کو احقاقِ حق کے لئے خیر باد کہنا پڑا۔ آپ جہاں جاتے اور قیام کرتے ہیں وہاں کے بعض مخصوص ذہنیت و عقیدے کے حامل افراد آپ سے خوفزدہ اور سہمے رہتے ہیں اور اپنے راستے کا کانٹا تصور کرتے ہیں۔ محاضرات و بیانات اور خطابات و ملاقات اور کیسٹوں پر پابندیاں عائد کرواتے ہیں لیکن اتنی سخت پہرہ داری کے باوجود بھی آپ دعوتی و تبلیغ مشن و کاز کو فروغ دینے میں کوشاں رہتے ہیں اور ہمہ وقت اس دھن میں مگن رہتے ہیں۔ غرضیکہ بڑی خوبیوں کا حامل ہے یہ فرشتہ خصلت انسان۔ ع

ایسے انسان بھی مل جاتے ہیں انسانوں میں کم فرشتوں سے نہیں ہوتے خصائل جن کے

آپ کا وجود ملتِ اسلامیہ کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ عرصہ دراز سے آپ زبان و قلم کے ذریعہ دین اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۴ سال سے متجاوز ہے تاہم اس عالم پیری میں بھی آپ کا قلم دورِ حاضر کے ڈاکٹروں اور مشائخ سے زیادہ زور آور ہے۔ عالم اسلام کے تمام کے تمام علماء کی مسلک و مذہب کے استثناء کے بغیر یہ ذمہ داری تھی کہ وہ سنن اربعہ کی صحیح و سقیم روایتوں کو الگ کر دیتے تاکہ اہل علم و قارئین حضرات صحیح روایات سے استدلال کرتے۔ اس عظیم کام کا بار بھی آپ نے خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کیا اور بااحسن و خوبی انجام دیا۔ ہر ایک کتاب کی صحیح و ضعیف روایتوں کو الگ کر کے کتابی شکل دے کر طباعت کے حوالے کر دیا جو چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ علم حدیث کا کوئی بھی طالب علم خواہ چھوٹا ہو یا بڑا آپ کی علمی کاوشوں اور تحقیق و تخریج سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ کی شخصیت علمی مصدر و مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔ اے اللہ ان کا سایہ امت مسلمہ پر تادیر قائم و دائم رکھ اور ان کو خدمت حدیث کی مزید توفیق سے بہرہ ور فرما۔ آمین!

مملکتِ سعودی عرب نے آپ کی اسلامی خدمات و کمال علم و فضل کا اعتراف کرتے ہوئے ۱۹۹۹ء کا شاہ فیصل ایوارڈ برائے تحقیقاتِ اسلامی آپ کو عنایت کیا ہے، اس حسن انتخاب پر سعودی عرب اور "جائزة الملك فيصل العالمية" کے تمام ذمہ داران مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شیخ البانی کی علمی شخصیت اس ایوارڈ سے کہیں زیادہ بالاتر اور وقیع ہے۔ یہ آپ کی خدمات کا ایک ادنیٰ اعتراف ہے۔ اس ایوارڈ سے آپ کی شخصیت کی علمی وجاہت میں تو کوئی اضافہ نہیں ہوا بلکہ اس ایوارڈ کا اعزاز اور اعتماد دوچند ہوا ہے۔ (بشکریہ ماہنامہ السراج، نیپال)

محدث کی فتنہ انکار حدیث پر خصوصی اشاعت اِن دنوں تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔ اس موضوع سے محدث کو خصوصی مناسبت ہے چنانچہ اس اشاعت کے لئے بعض بڑے اہم مضامین معروف اہل علم سے تحریر کروائے گئے ہیں۔ مدیر اعلیٰ محدث کی حالیہ دورۂ اُردن میں شیخ البانی سے متعدد ملاقاتیں اور محدث کے لئے بطورِ خاص ان کا انٹرویو، کویت میں سرگرم فتنہ پرویزیت پر بے لاگ تحقیقی جائزہ، مقامِ حدیث پر جدید اعتراضات کی شافی وضاحتیں وغیرہ اس اشاعت میں شامل ہوں گی۔ جو اہل علم اس میں اپنے علمی مقالات شائع کروانا چاہیں، وہ ہفتہ عشرہ میں ادارہ سے رابطہ کریں۔ جو قارئین زیادہ شمارے لینا چاہیں، یا کوئی اشتہار / اعلان دینا چاہتے ہوں، وہ بھی فوری رابطہ کریں...... (ادارہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روزنامہ نوائے وقت لاہور میں ۱۴ جولائی کو شائع شدہ جمعیت علماء پاکستان کے الزام کی مدیر اعلیٰ کی طرف سے تردید

سپریم کورٹ (شریعت اپلیٹ بنچ) کے معاون حافظ عبدالرحمٰن مدنی نے روزنامہ نوائے وقت لاہور (۱۴ر جولائی ۱۹۹۹ء) میں شائع شدہ جمعیت علماءِ پاکستان (نیازی گروپ) کے اس الزام کی پرزور تردید کی ہے کہ وہ موجودہ افراطِ زر کا علاج اشاریہ بندی (انڈیکسیشن) کو سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ انڈیکسیشن جو سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کے پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ہے، کی تائید کرنے کا موقف ان سے منسوب کر دیا گیا ہے حالانکہ سپریم کورٹ (شریعت اپلیٹ بنچ) کے روبرو اپنی چار روزہ بحث میں انہوں نے بار بار اشاریہ بندی کو ایک ظالمانہ تخمینہ قرار دیا اور بتایا کہ سرمایہ دارانہ نظام سود، ٹیکس، بیمہ، موجودہ بے بنیاد کرنسی اور اشاریہ بندی کی اساس پر قائم ہے جو تمام ظالمانہ طریق کار ہیں اس لئے ضروری ہے کہ سود (ربا) کو ختم کر کے ملکی معیشت کی گاڑی کو اسلامی نظام کی طرف دھکیلا جائے۔ سپریم کورٹ میں اپنی بحث کے دوران انہوں نے ان لوگوں کی بھی تردید کی تھی جو افراطِ زر کی واقعاتی خوفناک صورتحال کا علاج سود یا شرحِ سود میں اضافہ سے تجویز کرتے ہیں بلکہ اس سلسلے میں انہوں نے عدالتِ عظمیٰ میں متعدد ایسے نکات بھی پیش کیے تھے کہ اگر افراطِ زر کے لئے اشاریہ بندی کا مفروضہ حل تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی سود کے متعین یا مشروط اضافہ کا جواز نہیں نکل سکتا کیونکہ سودی اضافہ اور انڈیکسیشن کا نام نہاد توازن بالکل دو مختلف چیزیں ہیں۔ اس سب کچھ کے باوجود اشاریہ بندی (انڈیکسیشن) کے موقف کو مدنی صاحب کی طرف منسوب کرنا زیادتی ہے۔

دوسرے اعتراض کے بارے میں بھی مدنی صاحب نے وضاحت کی کہ سود کی تمام اقسام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی میں ہر شکل کی مکمل حرمت کا مسئلہ نہ صرف فقہی مسئلہ ہے بلکہ اس کا تعلق مسلمہ اسلامی عقیدہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں اسلامی شریعت کی تمام جزئیات مسئلہ سود سمیت اس طرح نمایاں کر گئے تھے جس طرح دن رات سے روشن ہوتا ہے۔ انہوں نے اس عقیدہ کی وضاحت قرآن وحدیث دونوں طرح کے دلائل سے کی تھی اور تحریری اور زبانی بحث میں یہ بھی اجاگر کیا تھا کہ اجتہاد بھی کتاب وسنت سے کوئی خارجی شے نہیں بلکہ اجتہاد کے ذریعے کتاب وسنت ہی کے مخفی گوشوں اور وسعتوں کی نقاب کشائی ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ بحث منکرین حدیث کے حضرت عمرؓ کے ایک قول کے بارے میں شبہ کی بنا پر شروع ہوئی تھی جس کا جواب یہ دیا گیا تھا کہ سود کی بعض شکلیں عہد نبوت کے آخر میں حرام ہونے کی بنا پر نئے پیش آمدہ مسائل کے سلسلہ میں بعض صحابہ بے چینی کا شکار ہوئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "سود (ربا) بھی چھوڑو اور مشکوک صورتیں (ریبہ) بھی چھوڑو۔" مدنی صاحب نے اپنی بحث کے شروع میں اور آخر میں دوبارہ یہ واضح کر دیا تھا کہ اگرچہ اس قول کی روایت اعلیٰ درجہ کی نہیں تاہم اس سے انکار کے بجائے اس کی ایسی توجیہ زیادہ مناسب ہے جبکہ سود کی حرمت کے بارے میں یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ سود سابقہ شریعت بنی اسرائیل میں بھی حرام ہونے کی بنا پر ابتدائے نبوت ہی سے حرام تھا تاہم اس کی بعض نئی صورتیں تدریج سے حرام ہوتی رہیں جن میں سود مرکب وغیرہ کو غزوۂ احد سے بھی قبل حرام کر دیا گیا تھا، البتہ تجارتی سود مفرد میں حضرت عباس وغیرہ بعض صحابہ کے حجۃ الوداع تک ملوث رہنے کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ سود کی بعض اقسام آخر عہدِ نبوت میں حرام ہوئیں لیکن اس تدریج کو مان لینے کے باوجود اب کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہم مکمل شریعت ہی کے ذمہ دار ہیں۔

مولانا مدنی نے کہا کہ روزنامہ نوائے وقت کے ایک رپورٹر کی غلط فہمی کا ازالہ خود مولانا مدنی نے اپنے ایک بیان جو روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۰ر مئی ۱۹۹۹ء کے صفحہ ۱۰ پر شائع ہو چکا ہے کر دیا تھا۔ مزید تفصیلات ماہنامہ محدث لاہور شمارہ جون ۱۹۹۹ء میں تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل نشر ہو چکی ہیں۔ (نوائے وقت ۱۵ر جولائی صفحہ آخر پر چھپی)

© rasailojaraid.com